رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

نمبر ۱۴۲ | مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ مئی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۷ مئی بوقت ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور انشاء اللہ ۲۸ مئی ۲½ بجے کی گاڑی سے لاہور تشریف لے جائیں گے۔

۲۶ مئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم وصال کی تقریب پر لوکل انجمن احمدیہ نے بعد نماز عشاء تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں زیر صدارت جناب میر قاسم علی صاحب جلسہ منعقد کیا۔ جس میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے موثر تقاریر فرمائیں۔

۲۶ مئی مولوی محبوب عالم صاحب خالد ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا نکاح نصرت بیگم بنت بابو محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ سے ایک ہزار مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جہاد کے متعلق ایک شعر کی تشریح

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین میں شائع ہو چکی ہے اس میں ایک شعر ہے۔ ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم ۔ کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا۔" دیکھو آج کل ہر طرح کا فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانوں کی پہلی کی سی حالت نہیں رہی۔ ان کے ہاتھوں سے سلطنت بھی اسی لئے چھینی گئی ہے۔ کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا۔ خدا تعالیٰ کو کسی کا رشتہ دار نہیں۔ کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اس کی پاسداری کرتا چلا جائے۔ چونکہ یہودیوں سے مسلمانوں کی نسبت ہے۔ اس لئے ان کی طرح ان پر بھی دو دفعہ سخت عذاب آنا ضروری تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کر کے بغداد کو تباہ کیا۔ اور مسلمانوں کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں۔ کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا۔ اسوقت کے مسلمانوں کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا۔ کہ خدا سے دعا کیجئے گا۔ کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے۔ اور یہ طوفان تھم جائے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس غضب میں پھنس گئے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ فرشتے کھڑے کہتے ہیں۔ ایھا الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنی اے کافرو۔ ان فاجروں کو قتل کرو۔ پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہو گئی ہے۔ اور انگریزوں کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہیں۔ ہندوستان میں اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاجر ہو گئے ہیں۔ اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ اور میرے اس شعر کا مطلب یہی ہے۔ کہ خود تمہاری حالت ایسی بگڑی ہے۔ کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا" (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

بہادوگھر بازار (برہمن بڑیہ) میں جلسہ

لوکل انجمن احمدیہ نے ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا۔ ہندو مسلمان کافی تعداد میں شریک ہوئے مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب بی ایل صدر تھے۔ مولوی عزیز الدین صاحب مبلغ نے فضیلت اسلام پر مولوی اوصاف علی صاحب پلیڈر نے نجات کے حصول کے طریق پر اور مولانا ظل الرحمٰن صاحب مہتمم تبلیغ بنگال نے دُنیا کے موجودہ مسائل کے حل پر موثر تقریریں کیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ خاکسار عبدالرحمٰن خان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لاہور میں لیکچر

جماعت احمدیہ لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انتظام کیا ہے۔ کہ لاہور میں حضورؑ کے دو پبلک لیکچر کرائے جائیں۔ پہلا لیکچر ۳۰۔ مئی کو ½ ۷ بجے شام وائی ایم۔ سی۔ اے ہال میں "زبانِ عربی کا مقام دُوسری زبانوں میں" کے موضوع پر ہوگا جس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ اور دُوسرا لیکچر ۳۔ جون کو ½ ۷ بجے شام ٹاؤن ہال میں "کیا دُنیا کو مذہب کی ضرورت ہے؟" پر ہوگا۔ اس میں بھی داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو دوست اس موقعہ پر پہونچ سکیں۔ وُہ ضرور پہونچنے کی کوشش کریں۔ ٹکٹ حاصل کرنے میں کسی قسم کی دِقت نہ ہوگی۔

ایک تبلیغی ٹریکٹ کے متعلق اعلان

تبلیغی ٹریکٹ نمبر ۳ "کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجرار کا قائل کافر ہے؟" بہت مقبول ہو رہا ہے۔ اور جماعتیں ابھی تک اس کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ چونکہ یہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اگر زیادہ جماعتوں کو اس کی ضرورت ہو تو جس قدر تعداد میں ضرورت ہو۔ اس سے اطلاع دیں تاکہ دوبارہ چھپوا لیا جائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

قرض کی واپسی شروع ہوگئی

احباب کرام کو واضح ہو کہ میرے وعدہ کے مطابق پہلا قرعہ واپسی قرضہ کا جو ۱۸ مئی کو ڈالا گیا اس خاتون کے نام نکلا جس نے اپنا کل روپیہ جو ایک ہزار تھا۔ سیونگ بنک سے نکلوا کر تحریک قرضہ میں داخل کر دیا تھا۔ اُس خاتون کو جب قرعہ نکلنے کی اطلاع بھیجی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ مجھے اس روپیہ کی ابھی ضرورت نہیں۔ چند ماہ تک اس روپیہ کو جماعت کے کام میں لایا جائے۔ اس پر دوسری دفعہ قرعہ ڈالا گیا۔ تو وُہ مکرم نواب اکبر یار جنگ بہادر جج عدالت عالیہ حیدر آباد دکن کے نام نکلا اب ان کی خدمت میں روپیہ بھیجا جا رہا ہے خاکسار فرزند علی ناظر امور عامہ۔ قادیان

ساٹھ ہزار کی بجائے پچھتر ہزار روپیہ جمع ہوگیا

تحریک قرض میں شریک ہونے والے احباب کا شکریہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی جو تحریک کی گئی تھی۔ وُہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور اگر اس کے بند کرنے کا اعلان نہ کر دیا جاتا۔ تو میرا خیال ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اب بھی اس تحریک کے ان وعدوں کو ملا کر جن کی وصُولی چند روز تک یقینی ہے۔ یہ رقم ۷۵ ہزار تک پہونچ چکی ہے۔

میں احباب کرام کو اس ایثار و قربانی پر مبارکباد دیتا ہوا ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں بیش از بیش خدمات دین کی توفیق بخشے۔ خاکسار فرزند علی عفی عنہ۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

انجمن احمدیہ شنتوپور کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۔ مئی ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوا۔ مولوی غلام صمدانی صاحب بی۔ ایل امیر جماعت احمدیہ مشرقی بنگال صدر تھے۔ مقامی جماعت نے خوب اچھی طرح جلسہ کا انتظام کیا۔ ارد گرد سے بھی احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ مولوی عزیز الدین صاحب مبلغ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ۔ اور مولوی سید سعید احمد صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔

صدر جلسہ نے احمدی احباب کو تبلیغ پر زور دینے اور اپنا عمل درست کرنے کی اپیل کی۔ جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ ایک نوجوان نے بیعت کی۔ خاکسار عبدالرحمٰن خان بی ایل برہمن بڑیہ

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ میرا لڑکا دو سال سے بعارضہ پتھری بیمار ہے۔ دعائے صحت کے لئے احباب سے درخواست ہے خاکسار گل محمد مدرس ۱۲۔ جی۔ ڈی۔ ضلع منٹگمری (۲) خاکسار امسال امتحان ایف اے میں شامل ہوا ہے۔ کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار شیر محمد خان۔ سامانہ (۳) مولوی عبداللہ خان مولوی فاضل کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار علی محمد کوٹ قیصرانی (۴) عزیزم صبیح صادق عطاء اللہ خان کی طبیعت علیل ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سردار منظور احمد خان تمندار کوٹ قیصرانی (۵) خاکسار ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ دوست دُعا کریں۔ خاکسار محمد عبدالغنی از دیوتہ (۶) میری ہمشیرہ مخلص احمدی ہیں۔ مگر ان کے سُسرال شیعہ ہیں۔ ان کے ہاں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان بچوں کو خادم احمدیت بنائے۔ خاکسار نعیم احمد وزیر آباد (۷) خاکسار کی لڑکی رحمت اللہ کا لڑکا محمد لطیف بعارضہ بخار بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام نبی از گوجرانوالہ

مکان کو لاٹری کے طریق پر فروخت کرنا

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس طرح دوسری قسم کی لاٹریاں جُوا ہونے کی وجہ سے شرعاً حرام ہیں۔ اسی طرح مکان کو لاٹری کے طریق پر فروخت کرنا بھی ناجائز ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اعلان برائے انصار اللہ

ندائے ایمان نمبر ۶ شائع ہو چکا ہے۔ جو کہ انصار اللہ کو مفت بھیجا جائے گا۔ جن جماعتوں کو نہیں پہونچا۔ وُہ دفتر سے منگوا لیں۔ اور پھر ایک ماہ تک رپورٹ کریں۔ کہ ہر ایک انصار اللہ نے کتنے اشخاص کو پڑھوایا۔

خاکسار اللہ دتا۔ جنرل سکرٹری انصار اللہ قادیان۔

ہز ایکسلینسی گورنر بنگال کا جواب

ہز ایکسلینسی گورنر بنگال پر بزدلانہ حملہ کی مذمت میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی جو قراردادیں پاس ہوئی تھیں۔ ان کے جواب میں ہز ایکسیلنسی کے پرائیویٹ سکرٹری نے ذیل کا خط انجمن احمدیہ کلکتہ کو لکھا ہے:۔

"ہز ایکسیلنسی کی حسب خواہش میں آپ سے ملتجی ہوں۔ کہ آپ ہز ایکسلنسی کے بچ جانے پر پیغام تبریک کا ممنونانہ شکریہ ممبران احمدیہ ایسوسی ایشن کو پہنچا دیں۔" (نامہ نگار الفضل۔ کلکتہ)

نائب ناظر صاحب بیت المال

خانصاحب منشی برکت علی صاحب نے حج بیت اللہ سے واپسی پر نظارت بیت المال میں نائب ناظر بیت المال کی حیثیت سے آنریری طور پر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

پونچھ کے مسلمان وزیر کے خلاف مسلمانان پونچھ کی صدائے احتجاج

وزیر صاحب موصوف کو سبکدوش کر دیا جائے

ہندو ریاستوں کی مسلمان رعایا

عام طور پر ہندو ریاستوں کی مسلمان رعایا نہایت ہی قابل رحم واقعہ ہوئی ہے غیر مسلم حکام ان کے حقوق غصب کرنے اور ان کے جذبات کو پامال کرنے کے لئے جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ تو نہایت ہی دردانگیز اور روح فرسا داستان ہے۔ لیکن ان کی آہ و دکان ان کی فریادیں۔ ان کی سر توڑ کوششوں اور کل چیخ و پکار پر اگر کسی مسلمان افسر کا تقرر ہوتا ہے۔ تو عموماً وہ افسر بھی مسلمانوں کے لئے کم نقصان رساں اور تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر حالتوں میں مسلمانوں کے خلاف اس کا رویہ غیر مسلم حکام سے بھی زیادہ معیوب اور قابل مذمت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ہر موقعہ پر مسلمانوں کو نقصان پہونچا کر مقبولیت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس بات کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو مسلم کش ریاستی فضا کے مطابق ثابت کرے۔

پونچھ کا مسلمان وزیر

اس قسم کی ایک نہایت ہی افسوسناک مثال آج کل علاقہ پونچھ میں پائی جاتی ہے۔ وہاں کا وزیر ایک مسلمان ہے۔ جو علاقہ میں اکثریت رکھنے والی مسلمان رعایا کی ان تھک کوششوں کے نتیجہ میں مقرر ہوا۔ لیکن مسلمانان پونچھ کی بد قسمتی ملاحظہ ہو۔ کہ مسلمان وزیر ان کی زبون حالی کو دور کرنے کی بجائے اس میں اور زیادہ اضافہ کا موجب بن رہا ہے اور ریاست کے مسلمانوں میں اس کے رویہ کی وجہ سے جو بے چینی اور اضطراب ایک عرصہ سے پایا جاتا تھا وہ اب انتہاء کو پہونچ چکا ہے۔

ہمارا طریق عمل

قبل ازیں جب کبھی مسلمانان پونچھ نے وزیر صاحب موصوف کے خلاف آواز اٹھائی۔ تو ہم نے ایک طرف تو انہیں ہر طرح تسلی اور اطمینان دلانے کی کوشش کی۔ اور تلقین کی۔ کہ مسلمان وزیر کے تقرر کو غنیمت سمجھیں۔ اور اس کے متعلق عمدہ توقعات کو اپنے دل میں جگہ دیں اور دوسری طرف جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سیاسی نمائندہ جماعت احمدیہ نے ملاقاتیں کر کے خود وزیر صاحب موصوف کو مسلمانان ریاست کے حقوق کی نگہداشت کی طرف توجہ دلائی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وزیر صاحب کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہ واقعہ ہوئی۔ اور اب حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ مسلمانان پونچھ وزیر صاحب کے خلاف پر زور آواز اٹھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور ہم بھی اس بارے میں انہیں حق بجانب قرار دیتے ہوئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی تائید کریں۔ اور جناب راجہ صاحب پونچھ کی خدمت میں گزارش کریں۔ کہ وہ جلد سے جلد موجودہ وزیر کو سبکدوش کر کے ان کی جگہ کوئی ایسا مسلمان وزیر مقرر کریں۔ جو رعایا کے لئے بھی صحیح معنوں میں ہمدرد ثابت ہو۔

مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کا تار راجہ صاحب کو

حال میں پونچھ کی مسلم ایسوسی ایشن نے مسلمانان ریاست کے جذبات کی نمائندگی کرتے ہوئے بذریعہ تار جناب راجہ صاحب پونچھ سے جو لاہور میں قیام فرما تھے۔ درخواست کی۔ کہ وزیر صاحب پونچھ نے چونکہ مسلمانان پونچھ کے پیدائشی اور جائز حقوق کے ساتھ ہمدردی کا کوئی اظہار نہیں کیا۔ بلکہ نفرت اور مخالفت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ اس لئے وزیر صاحب مذکور کو واپس بھیجکر ان کی جگہ کسی اور قابل مسلمان کو یہ عہدہ تفویض کیا جائے۔

عام مخالفت

اس کے علاوہ اخبارات میں بھی وزیر صاحب کے رویہ کے خلاف شکایات شائع ہو رہی ہیں۔ ہمارے پاس بھی ذمہ دار مسلمانوں کی طرف سے ایسے مضامین پہونچے ہیں۔ جن میں وزیر صاحب کے رویہ کو نہ صرف مسلمانوں کے خلاف بلکہ ریاست کے مفاد کے بھی خلاف ثابت کیا گیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانان ریاست میں فرقہ وارانہ شکر رنجیاں اور مخالفتیں وزیر صاحب ہی کی مرہون منت ہیں۔ نیز یہ کہ انہوں نے احراریوں کو فتنہ پردازی کا خاص طور پر موقعہ دیا۔ اور واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ وزیر صاحب کو اس نہایت ذمہ دارانہ عہدہ سے سبکدوش کر کے ان کی جگہ کسی بہترین آدمی کو مقرر کیا جائے۔

وزیر صاحب اور ہندو

وزیر صاحب موصوف نے ریاست کے فلاکت زدہ اور پامال شدہ مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کی طرف تو اس لئے توجہ نہ کی کہ ہندوؤں کے محبوب بن سکیں۔ لیکن ہندوؤں کے نزدیک چونکہ ان کا مسلمان کہلانا ہی ناقابل معافی جرم تھا۔ اس لئے مسلمانوں کے خلاف رویہ رکھنے کے باوجود وزیر صاحب ہندوؤں کی حمایت حاصل نہ کر سکے اور ہندو بھی ان کی سبکدوشی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ہندوؤں کی طرف سے مخالفت

چنانچہ ہندوؤں کے روزانہ اخبار مارتنڈ سری نگر میں حسب ذیل تار شائع ہو چکا ہے:۔

پونچھ ۲۶ مارچ - علاقہ مہینڈر (پونچھ) کے ہندوؤں نے مسٹر رتن چند کی معرفت منفصلہ ذیل برقی مراسلت بغرض اشاعت ارسال کی ہے:

"میر حسین شاہ وزیر ہندوؤں کے بہترین مفاد کے زبردست مخالف ہیں۔ ہم عرصہ سے پالیسی میں تبدیلی کرنے کے لئے استدعا کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن سب بے سود۔ ہندوؤں کا جام صبر لبریز ہو چکا ہے۔ لہذا جملہ ہندوستانیوں سے عرض ہے۔ کہ وہ حضور مہاراجہ بہادر کشمیر۔ جناب پرائم منسٹر اور جناب ریونیو منسٹر سے عرض کریں۔ اور موجودہ وزیر کے ناقابل برداشت رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے ان کی فوری تبدیلی پر زور دیں"۔

سکھوں کی طرف سے مخالفت

اسی طرح اسی اخبار میں سکھوں کی طرف سے یہ تار درج ہو چکا ہے۔ کہ

"پونچھ کے وزیر میر حسین شاہ مسلم انجمنوں کو ہندوؤں کے ساتھ جھگڑا کرنے کے لئے اکسا رہا ہے۔ ورنہ کسی قسم کی بے چینی نہیں ہے شاہ صاحب ہی موجودہ تبدیل شدہ حالات کے بانی مبانی ہیں۔ ایک فرقہ وار افسر ہونے کی وجہ سے ان کی موجودہ پالیسی بے حد خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔ نظام حکومت قطعی طور پر برباد ہو چکا ہے۔ انصاف کی کوئی امید نہیں رہی ہے۔ وزیر صاحب کا رویہ مشتبہ ہے۔ جملہ سکھوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ حضور مہاراجہ بہادر سے شاہ صاحب کے فوری تبادلہ کے لئے درخواست کریں"۔

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ وزیر صاحب نے مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کر کے غیر مسلموں کو خوش کرنے کی جو کوشش کی۔ اس میں

بھی وُہ قطعی طور پر ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ غیر مُسلموں پر بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ وزیر صاحب مسلمانوں اور غیر مسلموں میں کشمکش پیدا کر کے بے چینی پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں:۔

پس جب کہ رعایا کا کوئی طبقہ بھی وزیر صاحب کے رویہ سے مطمئن نہیں۔ اور ان کی پالیسی کو سخت نقصان رسان قرار دے رہا ہے تو ضروری ہے۔ کہ انہیں جلد سے جلد موجودہ ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے:۔

وزیر صاحب کی معذوری

علاوہ ازیں ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر صاحب یہ تقاضائے عمر اپنی صحت کی کمزوری اور دائم المرض ہونے کی وجہ سے بھی ایسی حالت میں نہیں۔ کہ ایک نہایت ذمہ دارانہ عہدہ کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھا سکیں اور جو فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں۔ انہیں ادا کر سکیں۔ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ انہیں آرام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اور ان کی جگہ کوئی قابل مسلمان مقرر کیا جائے۔ تاکہ ان کی وجہ سے ریاستی رعایا میں جو بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے وُہ دُور ہو سکے:۔

وزیر مسلمان ہونا چاہیئے۔

اگرچہ ان وزیر صاحب کی وجہ سے مسلمانوں کو نہایت تلخ تجربہ ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی التجاؤں اور کوششوں کے نتیجہ میں مقرر ہونے والے وزیر نے سب سے زیادہ انہی کے خلاف قدم اٹھایا۔ تاہم ضروری ہے۔ کہ کسی مسلمان کو ہی اس عہدہ پر مقرر کیا جائے۔ کیونکہ ہندو افسروں کی کثرت ہے۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں سخت نالاں ہیں۔ اب اگر مسلمان وزیر کے قابل افسوس رویہ کے خلاف ان کے صدائے احتجاج بلند کرنے کی سزا کسی غیر مُسلم وزیر کو مقرر کرنے کی شکل میں دی گئی۔ تو ان کی بے چینی میں یقیناً بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ پس ضروری ہے۔ کہ کسی قابل اور ہمدرد مسلمان کو ہی اس عہدہ پر مقرر کیا جائے:۔

ایک آریہ لیکچرار پر حیدر آباد میں مقدمہ

ایک عرصہ سے آریوں نے حیدر آباد دکن میں فتنہ و فساد کا وُہ بیج بونا شروع کر رکھا تھا۔ جو بانی آریہ سماج اپنے ہاتھوں جمع کر گئے۔ اور جسے "ستیارتھ پرکاش" کی شکل میں چھوڑ گئے۔ ریاست اس چشم پوشی و درگذر سے کام لیتی رہی ہے۔ جو شایان اسلام کا خاصہ رہا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ آریوں کی شورش انگیزی حد اعتدال سے گزر چکی ہے۔ اور ریاست کو اس کے متعلق ضروری کارروائی کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشہور آریہ سماجی لیکچرار پنڈت رام چندر صاحب دہلوی کو جو حیدر آباد کے چالیسویں جلسہ میں گئے تھے۔ مقامی پولیس کی طرف سے نوٹس دیا گیا کہ ان کے خلاف رعایا کے دو فریقوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور مقدمہ کی تاریخ ۱۳ مئی مقرر کی گئی ہے:۔

پنڈت رام چندر صاحب ہر سال میں کئی بار حیدر آباد جاتے اور مختلف آریہ سماجوں کے جلسوں میں شریک ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان پر جس تقریر کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا ہے وُہ انہوں نے اسلام کے خلاف گزشتہ نومبر میں ضلع بیدر کے ایک گاؤں علی کھیلا میں آریہ سماج کے جلسہ میں کی تھی جسے پولیس نے قابلِ اعتراض قرار دیا۔ نرائن سوامی صاحب پردھان انٹرنیشنل آرین لیگ نے تحریک کی ہے۔ کہ ہندوستان بھر کی آریہ سماجیں اس مقدمہ کو واپس لے لینے کی قرار دادیں پاس کر کے حیدر آباد بھیجیں۔ لیکن مصلحت وقت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس مقدمہ کو ہرگز واپس نہ لیا جائے۔ اور پوری کوشش کے ساتھ اسے کامیاب بنا کر ایسی مثال قائم کی جائے۔ کہ آئندہ کسی آریہ کو ریاست میں فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے کی جُرأت نہ ہو سکے:۔

یوسف شاہی خبار کا دل آزار رویہ

میر واعظ یوسف شاہ صاحب کا اخبار "الاسلام" عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار اور تکلیف دہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور نہایت [illegible] اور بدزبانی سے کام لیتا رہتا ہے۔ ہم نے آج تک اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ اور اس لئے نہیں لکھا۔ کہ ریاست کشمیر کے لئے پریشانی کا موجب نہ ہو۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ریاست نے ابھی تک یوسف شاہ صاحب کے اخبار کی شرارت اور فتنہ انگیزی کے روکنے کی کوئی کوشش نہیں۔ اور وُہ برابر جماعت احمدیہ کی دل آزاری میں معروف ہے۔ ہم ریاست کو اس اخبار کے رویہ کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس کا انسداد کرے تاہمیں ترکی بہ ترکی اسے جواب دینے کی ضرورت پیش آئے۔ اور ریاست کو بھی یہ نہ کہنا پڑے۔ کہ بے چینی اور بدامنی پیدا ہو رہی ہے:۔

دراصل اس اخبار نے اپنا مقصد ہی یہ قرار دے رکھا ہے کہ شرفار کو گالیاں دے۔ اور خاص کر مذہبی اختلاف کی آڑ میں احمدیوں کو ہر طرح رنج و دکھ پہونچائے۔ اور ریاست کا یوسف شاہ صاحب اور ان کے حامیوں کے متعلق جانبدارانہ رویہ اخبار "الاسلام" اور یوسف شاہ صاحب کے لئے بہت کچھ حوصلہ افزائی کا موجب بنا ہوا ہے۔ لیکن احمدی بھی آخر انسان ہیں۔ وُہ بھی اپنے سینوں میں دل رکھتے ہیں۔ اور اپنے مقدس پیشوا۔ اور دوسرے بزرگوں کی شان کے خلاف دل آزار الفاظ سُن کر دکھ محسوس کرتے ہیں۔ ریاست کا فرض ہے۔ کہ یوسف شاہی اخبار "الاسلام" کو جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے سے روکے۔ اور فتنہ آرائی سے باز رکھے۔ اپنے خاص مصالح کی بنا پر ایک ایسی جماعت کے خلاف بے ہُودہ سرائی کی کھلی اجازت دے دینا جو مُسلمانان کشمیر کی جانی و مالی رنگ میں خاص امداد کر رہی ہے۔ ریاست کے اپنے مفاد کے لئے بھی درست نہیں ہے:۔

گاندھی جی اور یو۔پی کے کانگرسی

کانگرس کے اجلاس پٹنہ سے قبل یو۔پی کے کانگرسیوں نے گاندھی جی کے خلاف پُر زور آواز بلند کی تھی۔ اور مطالبہ کیا تھا۔ کہ انہیں کانگرس کے آئین کے ماتحت چلنا چاہیئے۔ نہ کہ جو جی میں آئے۔ کرنا چاہیئے۔ گزشتہ پرچہ میں ہم بتا چکے ہیں۔ کہ کس طرح گاندھی جی نے اپنے مخالفین کے آگے سر تسلیم خم کر کے ان کے مطالبات منظور کر لئے۔ اس کا مزید ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ پنڈت کرشن کانت مالویہ نے پٹنہ کانفرنس میں شرکت کے بعد اخبارات کے لئے جو بیان دیا۔ اس میں کہا۔ کہ "مہاتما گاندھی نے نہایت خیالی سے یو۔پی کے کانگرسیوں کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں" (ملاپ ۲۴ مئی)

اگر گاندھی جی یہ صورت اختیار نہ کرتے۔ تو نتیجہ کچھ اور ہی نکلتا۔ انہوں نے ایک طرف تو تمام مطالبات کے الفاظ کو نہیں مگر ان کی سپرٹ کو منظور کر لیا۔ اور دوسری طرف جان دے دینے یا کم از کم جنگل میں چلے جانے کی دھمکی دی جس نے ان کی مخالفت کو کم کر دیا۔ چنانچہ خود کانگرسیوں کا بیان ہے۔ کہ

"مہاتما جی نے جب یہ کہا۔ کہ اگر ان کا کہنا نہیں مانا جا سکتا۔ تو پھر انہیں علیحدہ کر دیا جائے۔ تاکہ وُہ کسی جنگل میں چلے جائیں۔ اس بات کا تمام لوگوں پر خاص اثر ہوا۔ اور اکثریت نے ان کی تمام تجاویز منظور کر لیں" (ملاپ ۲۴ مئی)

ظاہر ہے۔ کہ یہ گاندھی جی کے اثر و رسُوخ کے ضعف کا ثبوت ہے:۔

انسدادِ فواحش کا مسودہ قانون

عام پبلک کی اطلاع کے لئے پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں عورتوں کی خرید و فروخت کے خلاف بل کا مسودہ شائع کیا گیا ہے۔ اس بل کا مقصد پنجاب میں قحبہ خانوں اور بدچلنی کے لئے عورتوں کی خرید و فروخت کا انسداد کرنا ہے۔ قانون کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ تجربہ نے موجودہ قانون کو غیر مؤثر ثابت کر دیا ہے۔ اگرچہ کوئی انسانی قانون فواحش اور بدکاریوں کے انسداد کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات صرف سچے مذہب کو ہی حاصل ہے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق قرآن

اور

مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن

حکم و عدل کی تفسیر قرآنی سے دانستہ روگردانی

(۱)

مولوی محمد علی صاحب کا ادعا باطل

کچھ عرصہ ہوا "الفضل" میں ایک مضمون کے ذریعہ بتایا گیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب" امیر پیغام" جو دن رات یہ دعویٰ پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے۔

"میں چاہتا ہوں ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان (اہل یورپ) کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ جیسے مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے۔ اور مجھ ہی میں داخل ہے" (ازالہ اوہام ص۳۳) "ان کے ذریعہ پورا ہوا" یہ ادعا باطل سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاخ بن کر آپ میں ہی داخل ہونے والا کوئی شخص قرآن کریم کی کوئی ایسی تفسیر دنیا کے سامنے پیش کرے جس میں نہ صرف آپ کے دعاوی اور ان کی صداقت کا کوئی ذکر نہ ہو۔ بلکہ کئی باتیں صریح طور پر آپ کی بیان فرمودہ تفسیر القرآن کے خلاف ہوں

چند مثالیں

اس ضمن میں تین امور بطور دلیل پیش کئے گئے تھے۔ یعنی یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو بن باپ تسلیم کیا۔ اور اسے اپنے عقائد میں داخل فرمایا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمۂ قرآن میں اس سے انکار کرتے ہوئے حضرت مسیح ناصری کی پیدائش باپ بتائی ہے۔ اور اس بات کی ذرہ پرواہ نہیں کی۔ کہ ان کا قدم حضرت مسیح موعود حکم و عدل کی صریح نافرمانی کے راستہ پر پڑ رہا ہے

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وبالآخرۃ ھم یوقنون کے معنے جہاں قیامت کے کئے ہیں۔ وہاں اس کے معنی پچھلی وحی کے بھی بعض دوستوں کے سامنے بیان فرمائے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب دوسرے معنوں کو نہ صرف تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو رد کرتے ہیں

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ تھا۔ کہ مخالفوں نے واقعہ میں آپ کو جلتی آگ میں ڈالا۔ جسے خدا تعالےٰ نے سرد کر دیا یہاں تک کہ آپ نے اسی ذکر میں فرمایا۔ اگر کوئی دشمن مجھے آگ میں ڈالے۔ تو خدا تعالےٰ میرے لئے بھی آگ کو سرد کر دے گا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعتقاد اس تحدی اور اس اصح تشریح کو پس پشت ڈالتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے انکار کرتے ہیں۔

یہ چند اختلافات بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کر کے بتایا گیا تھا۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معارف قرآن کی بے باکانہ مخالفت کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ تو ان حالات میں ان کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی تفسیر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیں۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ "یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ جیسے مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے۔ اور مجھ میں ہی داخل ہے۔"

"پیغام" کا چار ماہ کے بعد مطالبہ

یہ مضمون ۱۹ دسمبر ۳۱ء کے پرچہ میں شائع ہوا۔ اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس کا تقاضا تھا۔ کہ اگر غیر مبایعین کے پاس کوئی جواب تھا۔ تو اسے جلدی پیش کرتے۔ مگر چار مہینہ خاموش رہنے کے بعد "پیغام صلح" ۱۹ اپریل ۳۲ء سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بعنوان "حضرت مسیح موعود کی تفسیر قرآنی سے اختلاف" ایک مضمون شروع کیا۔ اور بزعم خویش "ملت محمودیہ کا اپنا طرز عمل" پیش کیا۔ کہ گویا وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآنی سے اختلاف جائز سمجھتی ہے۔

سیدھا اور صاف جواب دینے سے انحراف

ظاہر ہے۔ کہ الفضل کے مضمون کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ یا تو مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ حقائق قرآن میں مطابقت ثابت کی جاتی۔ اور بتایا جاتا۔ کہ جو اختلاف سمجھا جا رہا ہے۔ وہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یا پھر یہ کہہ دیا جاتا۔ کہ حکم و عدل کے خلاف لکھنے اور اس لکھے ہوئے کو حکم و عدل کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینے کا انہیں حق حاصل ہے۔ مگر اس سے پہلوتہی کرتے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سارا زور اس امر پر صرف کیا۔ کہ "حضرت مسیح موعود کی ارشاد کردہ تفسیر سے جماعت کے دوسرے بزرگوں نے بھی بارہا اختلاف کیا ہے مثلاً حضرت مولانا نورالدین علیہ الرحمۃ۔ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم اور جماعت کے اکثر افراد" اسی ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھا۔ کہ آپ بھی قرآن مجید کی بعض آیات کے متعلق وہ کچھ لکھ جاتے ہیں۔ "جو اکثر اوقات مسیح موعود کی تفسیر تو رہی ایک طرف ان کے عقائد کے بھی صریح خلاف ہوتا ہے۔" قطع نظر اس سے کہ ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے خلاف جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ اگر ڈاکٹر صاحب کے دعویٰ کو درست بھی مان لیا جائے۔ تو اس طرح یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق قرآن کے خلاف دیدہ دانستہ جو چاہیں لکھتے رہیں۔ اور پھر ایسی تفسیر کی بنا پر یہ دعویٰ کریں۔ کہ صرف وہی ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو سرانجام دیا۔ اور آپ کی ایک پیشگوئی کو پورا کیا ہے۔

بے دلیل دعوے

ڈاکٹر صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کی حمایت میں سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے۔ کہ:

"مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ حضرت مولانا نورالدین مرحوم کا نہ صرف تصدیق شدہ ہے۔ بلکہ اس ترجمہ کے علاوہ بھی حضرت مولانا نورالدین مرحوم کے ارشادات انہی مسائل کے متعلق وہی ہیں۔ جو مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں"

پھر لکھا ہے:۔

"حضرت مولانا محمد علی صاحب نے جو قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ وہ سب کا سب ۲۴ پاروں تک حضرت مولانا نور الدین صاحب کو دکھایا۔ اور سنایا گیا تھا۔ اور وہ اپنے ہاتھ سے بھی اصلاح کرتے رہے تھے بعض نکات تفسیر کے متعلق حوالجات بھی بتاتے رہے تھے۔ اور بعض جگہ تو مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر سے اس قدر خوش ہوتے تھے۔ کہ ان کا ہاتھ چوم لیتے تھے۔ چنانچہ ولادت مسیح کا مسئلہ اور وہ تمام مسائل جن پر آج محمودی لوگ حضرت مولانا محمد علی صاحب پر اعتراض کر رہے ہیں۔ وہ سب کے سب حضرت مولانا مرحوم کی نظر سے گذرے۔ اور ان کی تصدیق کے بعد شائع ہوئے۔ پھر چاہیئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب پر معترض ہونے کے۔ بجائے مولانا نور الدین مرحوم یعنے اپنے خلیفۂ اول پر معترض ہوں۔ اور مسیح ابن مریم کی با باپ ولادت پر خلیفۂ اول کو ملزم گردانیں۔ جنہوں نے مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ اور تفسیر پڑھا اور سنا اور اصلاح کی۔ اور مسیح کی با باپ ولادت کی اشاعت کو روکا نہیں۔ بلکہ اپنی مہر تصدیق کے ساتھ شائع کروایا۔ جیسا کہ وفات سے قبل وصیت کی کہ اس ترجمہ کا انکار نہ کرو" (پیغام صلح ۱۹ اپریل ۳۴ء)

ان سطور میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ (ا) مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ قرآن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تصدیق شدہ ہے۔ اور آپ نے اپنی مہر تصدیق کے ساتھ شائع کروایا

(ب) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات ان مسائل کے متعلق وہی ہیں جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں درج کئے۔

(ج) وفات سے قبل آپ نے وصیت کی۔ کہ "اس ترجمہ کا انکار نہ کرو"

لیکن یہ تینوں باتیں بے بنیاد اور سراسر غلط ہیں ؛

حضرت خلیفہ اول رضؓ کی مہر تصدیق دکھاؤ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصدیق شدہ ہے۔ اور یہ کہ آپ نے اسے اپنی مہر تصدیق کے ساتھ شائع کروایا"۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ مہر تصدیق ہے کہاں۔ اور اس امر کا کیا ثبوت ہے۔ کہ شائع شدہ ترجمہ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کی تصدیق کی۔ اور اس پر مہر ثبت کی۔ کیا ڈاکٹر صاحب یا ان کا کوئی اور ہم خیال مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۂ قرآن کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کوئی تصدیق نامہ دکھا سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو یہ کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی بریت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ایسی بلند ترین شخصیت کی طرف بالکل بے حقیقت بات منسوب کی جائے۔

مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۃ القرآن میں تغیر و تبدل کرنا

بے شک یہ صحیح امر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مولوی محمد علی صاحب کو ترجمۂ قرآن تیار کرنے میں بہت مدد دی اگر آپ مدد نہ دیتے۔ تو مولوی صاحب اسے شائع کرنے کے قطعاً قابل نہ ہو سکتے۔ مگر ہمیں واقعات کے رو سے یہ ماننے میں تامل ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی وفات کے بعد تمام و کمال اس ترجمہ کو قائم رکھا۔ اور وہی تفسیر رہنے دی۔ جو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے بتائی تھی۔ اس کے متعلق جہاں یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے شائع شدہ معارف قرآن کی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمہ میں کئی جگہ تردید کی ہے۔ وہاں مولوی صاحب کا اپنا ایک خط بھی۔ جو آپ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سکرٹری کو ۱۹۱۵ء میں لکھا۔ اس کا ثبوت ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں:

"ابتدائے اپریل ۱۹۱۴ء میں جب میں رخصت پر آیا۔ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا کام نہایت نامکمل حالت میں تھا۔ اور اس وقت سے کہ اب تک میں اسی کام کی تکمیل میں لگا رہا۔ اب الحمد للہ یہ کام محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے تکمیل کی حالت کو پہنچ گیا ہے۔ اور ایک ماہ کے اندر اندر پریس میں دینے کے قابل ہو جائے گا۔ سال گذشتہ میں جو وفد آپ کا آیا۔ اس نے ترجمہ کے متعلق گفتگو کرنے سے انکار کیا۔ اس لئے مجھے کام کی تکمیل تک خاموش رہنا پڑا۔"

(احمدی جماعت میں مقدمات مولفہ خواجہ کمال الدین صاحب

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب انگریزی ترجمۂ قرآن میں تغیر و تبدل کرتے۔ اور اسے اپنے حسب منشاء بنانے میں مصروف رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سامنے پہلے ایڈیشن کی چھپوائی میں حصہ لینے کے متعلق جو شرائط پیش کیں۔ ان میں سے سب سے پہلی شرط یہ رکھی۔ "میرے ترجمہ میں کسی قسم کی ترمیم یا رد و بدل مطلق نہ کیا جائے گا۔ جو کچھ میری قلم سے نکلا ہے۔ وہ بجنسہٖ و بلفظہٖ چھاپا جائے گا۔ آخری پروف میں خود پاس کروں گا۔ اور وہی چھاپے جائیں گے" (ص۹)

اس شرط میں "میرے ترجمہ" اور "جو کچھ میری قلم سے نکلا ہے" کے الفاظ اور انہیں بجنسہٖ و بلفظہٖ چھپوانے پر اصرار یہاں تک کہ آخری پروف خود پاس کرنے کی شرط عائد کرنا بھی صاف طور پر بتلاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ترجمۂ قرآن اور تفسیر میں حسب منشاء ایسا تغیر و تبدل کیا۔ جس کے متعلق آپ کو خدشہ تھا۔ کہ اگر صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی چھپوائی میں شریک ہوئی۔ تو ممکن ہے وہ قابل اعتراض بات کو حذف کر دے۔ یا ان میں ترمیم و تنسیخ کو ضروری سمجھے۔ پس ڈاکٹر صاحب کا یہ دعوے کہ ترجمۂ قرآن حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مصدقہ ہے۔ نہ صرف اس لحاظ سے باطل ہے۔ کہ وہ کوئی تصدیق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی باطل ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اس ترجمہ میں تغیر و تبدل کیا۔ اور ایسی حالت میں کیا۔ جبکہ وہ مرکز سلسلہ سے علیحدگی اختیار کر کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تو الگ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وقعت بھی کم کرنے کے درپے ہو چکے تھے ؛

مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے خلاف

پھر ڈاکٹر صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ "حضرت مولانا نور الدین مرحوم کے ارشادات انہی مسائل کے متعلق وہی ہیں۔ جو مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں"۔ یہ بھی باطل اور سراپا غلط بات ہے۔ چنانچہ ۱۹ دسمبر ۳۲ء کے "الفضل" میں جو تین امور پیش کر کے بتایا گیا تھا کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں خامہ فرسائی کی ہے۔ ان کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وہی کچھ عقیدہ تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔

مسئلہ ولادت مسیح اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسے علیہ السلام کی ولادت بن باپ تسلیم کی ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک یہ عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس کے متعلق اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اگر مسیح کی با باپ ولادت کے قائل ہیں۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ حضرت مولانا نور الدین مرحوم بھی اسی کے قائل تھے۔ مگر یہ قطعاً نادرست اور حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ پر خطرناک حملہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابتداء میں مسیح کی با باپ ولادت کے قائل تھے۔ مگر جب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ یہ نہیں ہے۔ تو آپ نے اسی لمحہ اپنا خیال ترک کر دیا۔ چنانچہ کتاب نور الدین میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں خود مدت تک باینکہ اسلام میرا ایمان اور میری جان ہے۔ اس بات کو مانتا رہا۔ گو اب میں اس بات کا قائل نہیں رہا" (ص۱۹۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں پاتے ہیں۔ کہ حضرت زکریا بالکل بوڑھے تھے۔ اور ان کی بیوی بانجھ تھی۔ اور ان کی پیدائش عام نظام قدرت سے الگ تھی۔ اور ان کے بعد حضرت مسیح کا قصہ بیان فرمایا ہے"

گویا ترقی ان مظاہر قدرت میں بتائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جس طرح اور جس کی جزو میں چاہتا ہے۔ بناتا ہے۔" (صفحہ ۱۹۱)

یہ وہی دلیل ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی بار بیان فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کرکے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے۔ یہ ترتیب قرآنی بھی بتلاتی ہے کہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے۔ یعنی جس قدر معجزنمائی کی قوت یحیٰی کی پیدائش میں ہے۔ اس سے بڑھ کر مسیح کی پیدائش میں ہے۔ اگر اس میں کوئی معجزانہ بات نہ تھی۔ تو یحیٰی کی پیدائش کا ذکر کرکے کیوں ساتھ ہی مریم کا ذکر چھیڑ دیا۔ اس سے کیا فائدہ تھا۔ یہ اسی لئے کیا کہ تا دلیل کی گنجائش نہ رہے۔" (بدر ۸ مئی ۱۹۰۳ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بے باپ ولادت کے قائل تھے۔ اور آپ کتاب "نورالدین" میں اس کا اظہار بھی فرما چکے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ ڈاکٹر صاحب اب بھی آپ کا ترک کردہ خیال آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رض کا ایک مکتوب

ماسٹر محمد سعید صاحب سٹر یالوی کی کتاب "سعادت مریمیہ" کے مطالعہ کے بعد جس میں ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح کی بن باپ ولادت سے انکار کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جو خط ان کو لکھا۔ اور جسے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں نقل کیا ہے۔ اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ مسیح کی باباپ ولادت کے قائل تھے۔ بلکہ وہ خط بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ آپ پہلے کسی زمانہ میں اس کے قائل رہ چکے ہیں۔ چنانچہ الفاظ یہ ہیں۔ کہ "خاکسار بچپن سے اس خیال کا آدمی تھا۔ (یعنے اب نہیں) آپ نے وہ دلائل نہیں لکھے۔ جو میرے خیال میں تھے۔ مگر حضرت میرزا صاحب نے فرمایا ہم کو الہاماً اس مسئلہ پر زور دینے کا ارشاد نہیں۔ اگرچہ بات کوئی بڑی نہیں۔ اس مسئلہ کے لئے جب الہامی تائیدات ہوں۔ تو ہم لکھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں تادباً سردست خاموش ہوں۔ اور اس وقت تک خاموشی پسند رہوں گا۔ کہ ارشاد الٰہی محرک و موید ہو۔ یہ ایک خاص سلک ہے۔ آپ کی محنت قابل ردی نہیں ہو سکتی۔" (یوسف نامہ مؤلفہ ماسٹر محمد سعید صاحب صفحہ ۱۵)

اس خط کے الفاظ سے ہرگز وہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو ڈاکٹر صاحب نے نکالا ہے۔ بالفاظ ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا۔ کہ "آپ کی خاموشی عارضی تھی۔ اور ایک وقت خاص کے آپ منتظر تھے۔ جبکہ اس مسئلہ باباپ ولادت مسیح کو پبلک میں لانے کی ضرورت پیدا ہو۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ میں کبھی اس مسئلہ کو نہیں اٹھاؤں گا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ میں سردست خاموش ہوں۔" حالانکہ یہ خط ۱۹۱۳ء کا ہے۔ اور کتاب نورالدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی شائع ہو چکی تھی۔ "تادباً سردست خاموش ہوں" کا اگر یہ مطلب ہے۔ کہ آپ محض ادب کی وجہ سے سردست خاموش تھے۔ ورنہ آپ کا عقیدہ باباپ ولادت کا ہی تھا۔ تو گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت خلیفہ اول رض نے "نورالدین" میں جو کچھ لکھا۔ اور حضرت مسیح کی بے باپ ولادت کے متعلق جو دلیل دی وہ عیاذاً باللہ دیدہ دانستہ خلاف عقیدہ لکھا۔ مگر کیا یہ بات حضرت خلیفہ اول کی طرف منسوب کی جا سکتی ہے۔ قطعاً نہیں۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ اس خط کا ہرگز وہ مطلب نہیں۔ جو ڈاکٹر صاحب نے اخذ کیا۔ بلکہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرا خیال تھا۔ کہ مسیح باباپ پیدا ہوئے۔ اور اس کے لئے دلائل بھی رکھتا تھا۔ مگر آپ نے وہ دلائل جو میرے ذہن میں اس وقت تھے۔ اپنی کتاب میں درج نہیں کئے۔ میں تادباً خاموش ہوں۔ ارشاد الٰہی محرک و موید ہوا۔ تو اس مسئلہ پر تفصیلاً بحث کی جائے گی۔ گویا یہ اسی قسم کے الفاظ ہیں جس قسم کے الفاظ ایک خشیت اللہ رکھنے والے انسان کے دل سے نکل سکتے ہیں۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ماسٹر محمد سعید صاحب کے ہمنوا تھے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ آپ نے مسیح کی بے باپ ولادت پر بحث کرنا اس وقت تک پسند نہ فرمایا جب تک ارشاد الٰہی محرک و موید نہ ہو۔ اور اس سے قطعاً مولوی محمد علی صاحب اور اہل پیغام کے عقیدہ کی تائید نہیں ہوتی۔

آیت وبالاخرۃ ھم یوقنون اور حضرت خلیفہ اول رض

دوسرا امر یہ پیش کیا گیا تھا۔ کہ وبالاخرۃ ھم یوقنون سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وحی بھی لی ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی اسی کے قائل تھے۔ چنانچہ رسالہ تعلیم القرآن ماہ نومبر ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ شائع ہو چکے ہیں۔ "چونکہ قرآن مجید میں بعض مقام پر دار یا یوم ملا کر لایا گیا ہے۔ جیسا کہ آیا ہے وللدار الاخرۃ خیر اور الیوم الاخر لہٰذا دار آخرت اور یوم آخر سے مراد حشر کا وقت ہے۔ لہٰذا مفسروں نے یہاں اکیلے الاخرۃ سے بھی حشر کا وقت اور قیامت ہی مراد رکھا ہے لیکن ماقبل پر یعنی ماانزل الیک اور ما انزل من قبلک پر نظر کرنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ثابت ہوتی ہے۔ جسکا کہ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الخ و اخرین منھم لما یلحقوا میں ذکر آیا ہے۔ کیونکہ یہاں سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ تو امی لوگوں میں مبعوث ہوئے ہیں۔ یعنی بھیجے گئے ہیں۔ اور ایک دفعہ ان پیچھے آنے والوں میں بھی مبعوث ہوں گے۔ جو کہ ان پہلوں کے ساتھ نہیں ملے۔ پس ماقبل پر نظر کرنے سے وبالاخرۃ ھم یوقنون کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ لوگ پیچھے آنے والی بعثت نبی کریم پر یقین کرتے ہیں۔ یہ تو اس صورت میں ہوں گے جب ماقبل یعنے ماانزل الیہ میں ما مصدریہ لیا جائے۔ اور اگر ما موصولہ بمعنی جو لیا جائے تو اس سے وحی مراد ہے۔ جو کہ پیچھے آنے والی ہے۔ جیسے ماانزل سے وحی مراد ہے۔ پس پہلے ترجمہ کے لحاظ سے وبالاخرۃ ھم یوقنون کے معنی یہ ہوں گے۔ اور وہ لوگ پیچھے آنیوالی وحی پر یقین لاتے ہیں۔"

اسی طرح ترجمہ پارہ اول مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۲ پر وبالاخرۃ ھم یوقنون کا یہ ترجمہ فرمایا۔ "اس پیچھے آنیوالی پر یقین رکھتے ہیں۔" اور حاشیہ ۹ میں تحریر فرمایا۔ "کیا معنے اس بعثت نبویہ کو جو اخرین منھم کے لئے ہے اور الساعۃ الاخرۃ دیکھو سورہ جمعہ"

گویا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پیچھے آنے والی سے مراد وہ بعثت نبویہ لیتے ہیں۔ جو اخرین منھم کی مصداق ہو۔ پس حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا بھی وبالاخرۃ ھم یوقنون کے متعلق وہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ اور جسکا "الفضل" نے ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالا جانا

تیسرا امر یہ پیش کیا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واقعہ میں جلتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا تھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس کا انکار کیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس بارے میں وہی عقیدہ رکھتے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

"سنو بعض رشی نے تو خود آگ میں ہاتھ ڈالا تھا۔ مگر ابراہیم علیہ السلام خود آگ میں نہیں کودے تھے۔ اور نہ مومنوں مخلصوں۔ راستبازوں اور اللہ کے رسولوں کا یہ فعل ہوتا ہے کہ اللہ کو آزمائیں۔ بلکہ ان کو حکم ہے۔ لاتلقوا بایدکم الی التھلکۃ یعنے اپنے تئیں خود ہلاکت میں ڈالو۔ اسی سنت الٰہی کی اتباع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں خود کود کر نہیں گرے بلکہ لوگوں نے کہا۔ حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فاعلین۔ اب خدا تعالےٰ کی اسی سنت کے موافق تم اور سارا جہان اور اس سفلی جہان کی ساری طاقتیں اور شوکتیں اور عداوتیں ہمارے امام مہدی اور مسیح کو آگ میں ڈالکر دیکھ لیں۔ یقیناً خدا تعالےٰ اپنے زندہ اور تازہ وعدہ کے مواقق اس مہدی کو اسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح پہلے زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محفوظ رکھا"

(نورالدین صفحہ ۱۸۵)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی اس امر کے قائل تھے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔

پس الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء میں جس قدر امور پیش کئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ان کے بارے میں وہی عقیدہ تھا۔ جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش کیا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن میں ان تمام امور کے خلاف لکھا۔ اس صورت میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ "حضرت مولانا نورالدین مرحوم کے ارشادات انہی مسائل کے متعلق وہی ہیں جو مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں" اور مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ کسطرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مصدقہ کہلا سکتا ہے

وصیت حضرت خلیفہ اول رضؓ اور انگریزی ترجمہ قرآن

تیسرا امر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے یہ پیش کیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات سے قبل وصیت کی کہ اس ترجمہ کا انکار نہ کریو۔" اصل حالات سے ناواقف شخص کے ذہن کا انتقال ان الفاظ سے اس طرف ہو سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے وفات سے قبل کوئی ایسی وصیت کی ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ویسی ہی کذب بیانی ہے۔ جیسی کہ باقی امور کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب سے ظاہر ہوئی۔ وفات سے چند دن قبل ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جو وصیت کی۔ اور جو سلسلہ کے اخبارات میں بھی شائع ہوئی وہ یہ ہے۔

"خاکسار بقائمی ہوش و حواس لکھتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ ہمارے گھر میں مال نہیں۔ ان کا اللہ حافظ ہے۔ ان کی پرورش یتامیٰ و مساکین سے نہیں۔ کچھ قرض حسنہ جمع کیا جاوے۔ لائق لڑکے ادا کریں۔ یا کتب جائداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی و درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسلام

(نورالدین ۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

اس میں کہیں مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کا ذکر نہیں۔ کہیں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ انگریزی ترجمہ کا انکار نہ کریو۔ اس کے مقابلہ میں جب حضرت خلیفہ اول یہ وصیت لکھ چکے۔ تو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو دی۔ کہ اسے پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر دوبارہ اور پھر سہ بارہ پڑھوائی۔ اور دریافت فرمایا کہ کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس وقت کہا۔ کہ نہیں۔ اگر ان کا انگریزی ترجمہ قرآن اتنی ہی اہمیت رکھتا تھا۔ تو انہوں نے کیوں ذکر نہ کیا۔ کہ حضور میرے ترجمہ قرآن کا بھی اس میں ذکر فرما دیں مگر نہ تو حضرت خلیفہ اول نے اپنی وصیت میں مولوی صاحب کے ترجمہ قرآن کا ذکر کیا اور نہ مولوی محمد علی صاحب کو یہ جرأت ہوئی۔ کہ دریافت کئے جانے پر کہہ سکیں۔ کہ میرے ترجمہ قرآن کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ مگر آج جب کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات پر بیس برس گذر چکے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی طرف سے بلا ثبوت کہا جا رہا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے وفات سے قبل وصیت کی کہ اس ترجمہ کا انکار نہ کریو"

غیر مبایعین پر حجت

تعجب یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کا یہی وجود نا مسعود ہے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تحریری وصیت کے خلاف کھڑا ہو گیا۔ اور آپ کے اس ارشاد کے باوجود کہ میرا جانشین منتخب کیا جاوے۔ خدا تعالیٰ نے جسے جانشین بنایا۔ اس کا انکار کر دیا۔ جو لوگ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تحریر شدہ وصیت کی اس طرح بے قدری کر سکتے اور چھ سال خلافت کا اقرار کر کے منکران خلافت کے سرگروہ بن سکتے ہیں۔ وہ اگر اپنے ترجمہ قرآن کے متعلق حضرت خلیفہ اول کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کریں۔ جس کا کوئی شاہد ہی نہیں۔ تو تعجب ہی کیا ہے۔ اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ اے خلیفہ اول کی انگریزی ترجمہ قرآن کے متعلق کسی وصیت کا ذکر کرنے والو۔ تم اگر خلیفہ اول کے ایسے ہی معتقد ہوتے۔ جس طرح اپنے آپ کو ترجمہ قرآن کے متعلق ظاہر کر رہے ہو۔ تو آپ کی اس وصیت کو کیوں چھوڑ دیتے کہ "میرا جانشین متقی ہو" کیا تم اپنے مطلب کی روایات وضع کرنا تو جائز سمجھتے ہو۔ اور ایک شائع شدہ وصیت پر عمل کرنا ناجائز۔

کیا ضلع منٹگمری کے آباد کار زراعت پیشہ نہیں!

"مسودہ قانون امداد مقروضین پنجاب" کی مزید خامیاں

میں اس مسودہ قانون کی اس دفعہ کے متعلق ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے ضلع منٹگمری کی آبادیات کے غیر دخیلکار یا دخیلکار آباد کاران بیک جنبش قلم اس بل کے مفاد سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ بل کے حصہ اول (ابتدائی مراتب) کی تشریحی دفعات میں زراعت پیشہ کی تعریف یوں کی گئی ہے "زراعت پیشہ سے مراد۔ الف۔ کوئی مالک زمین ہے جو اپنے ہاتھوں سے یا اپنے ملازموں سے کاشتکاری کرا کے اپنی روٹی کماتا ہے یا (ب) حسب تعریف مندرجہ الف کسی مالک زمین کا مزارع یا ملازم ہے۔" اس تشریح سے ظاہر ہے کہ چونکہ لوئر باری دوآب کینال کالونی اور نیلی بار کالونی کی اراضیات کی مالک گورنمنٹ ہے۔ (سوائے ان چند ٹکڑہ ہائے زمین کے جن کی ملکیت آباد کاران نے حاصل کر لی ہے) لہذا وہ تمام آباد کاران جو ابھی تک غیر دخیلکار ہیں یا دخیلکار ہیں۔ اس بل کی رو سے زراعت پیشہ قرار نہیں دئے جا سکتے۔

تشریح مندرجہ بالا کے مطابق صرف اس مالک کے مزارع زراعت پیشہ قرار دئے جا سکتے ہیں۔ جو اپنے ہاتھوں سے یا اپنے ملازموں کے ذریعے یا اپنے مزارعان کے ذریعے کاشتکاری کرا کے اپنی روٹی کماتا ہے۔

ایکٹ نوآبادیات (مجریہ ۱۹۱۲ء) کی رو سے مالک اراضی گورنمنٹ ہے۔ اور آباد کاران کا بیشتر حصہ اس کے مزارعان ہیں تا وقتیکہ وہ ملکیت اراضی حاصل نہ کریں۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا گورنمنٹ کاشتکاری کرا کے روٹی کماتی ہے۔ میری ناقص رائے میں اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ گویا گورنمنٹ کو بحیثیت مالک زمین زراعت پیشہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اب چونکہ حسب تشریح دفعہ مذکورہ بالا میں وہی مزارع زراعت پیشہ ہے۔ جو کسی ایسے مالک زمین کا مزارع ہو جو کاشتکاری کرا کے اپنی روٹی کماتا ہو۔ لہذا گورنمنٹ کے مزارعان زراعت پیشہ قرار نہیں دئے جا سکتے۔ اگر ہمارا خیال درست ہے تو یقیناً مجوزہ قانون میں بڑی فروگذاشت رہ گئی جس سے لاکھوں زمینداروں کی حق تلفی ہوتی ہے

ایک اور مثال لیجئے میونسپل کمیٹی منٹگمری کو چند مربعہ جات[*] گورنمنٹ کی جانب سے شہر کی ترقی کے واسطے ملے ہوئے ہیں۔ سالہا سال سے کمیٹی کو جب زمین درج کیا گیا ہے یہ مربعہ جات کمیٹی بذریعہ مزارعان یا ٹھیکہ داران کاشت کراتی ہے۔ کیا وہ کمیٹی مالک زمین ہے۔ جو کاشتکاری کرا کے اپنی روٹی کماتا ہو۔ یقیناً نہیں۔ تو کمیٹی کے مزارعان اس تشریح کے مطابق غیر زراعت پیشہ ہیں۔ اور ان پر اس لئے قانون کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔ ایسی بیسیوں مثالیں جن میں کاشتکار کو اس قانون میں غیر زراعت پیشہ قرار دیا گیا ہے۔ اور بھی مل سکتی ہیں۔ میں نے صرف اصولی اعتراض پیش کر دیا ہے۔[*]

[*] اس ضمن میں بہت سی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قریباً قریباً یہی حالات پنجاب کی دیگر نوآبادیات میں ہیں

خاکسار نذیر احمد خاں۔ بی۔ اے۔ ایس۔ سی۔ ایل ایل بی وکیل میونسپل کمشنر و جاگیردار منٹگمری

قبولِ احمدیّت کی داستان

میں مدت مدید و عرصہ دراز سے متلاشی حق و در پئے تحقیق تھا۔ مناظرات و مباحثات میں بھی بکثرت اتفاق شرکت ہوا۔ علاوہ ازیں اکثر حضرات مبلغین و مناظرین جماعت احمدیہ سے بطور تبادلۂ خیالات بالمشافہ گفتگو بھی ہوئی۔ سفر قادیان کی بھی دو تین دفعہ ایں نیت تکلیف برداشت کی۔ کہ جو شکوک و شبہات و اعتراضات ذہنی و جبلی قلب مکدر میں ہیں۔ بہر صورت ممکنہ مندفع ہو جائیں۔ مگر کما حقہٗ تصفیہ قلبی نہ ہوا۔ گو احقر بھی خدمات اسلام میں بصیغہ تبلیغ از دیر مشغول و مصروف تھا۔ مگر پھر بھی عالم مشہود کی حالت حالیہ نے روح و ایمان کو از حد بے قرار و مضطرب کر رکھا تھا۔ چونکہ عالم دنیا کے تمام اطراف و جوانب میں کفر و شرک و گمراہی و ضلالت بحد وسیع پھیل گئی ہے۔ اور ابنائے دنیا میں تعلیم توحید کا اثرِ حقیقی سراسر مفقود و معدوم ہو چکا ہے۔ اس لئے میرے خیالات منتشر و پراگندہ اور طبیعت ہمیشہ مشوش رہتی تھی لیکن بجانب دیگر کتاب اللہ کی خواندگی و تلاوت سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ وقت موجودہ میں جو کہ پُر آشوب اور لبریز از فتن ہے۔ بالضرور کسی کامل انسان یعنے ہادی برحق و مامور ربانی و مرسل حقانی کی اشد ضرورت ہے جو کہ الحاد و ارتداد کی بیخ کنی کرے۔ اور ملت بیضا کی شیرازہ بندی کرے۔ گو حضرت مرزا صاحب کے اکثر دعاوی و الہامات و کتب حضرت صاحب زیر مطالعہ تھیں مگر تا حال قبولِ احمدیت میں بعذرات قدرے تأمل و تردد تھا۔

خدا کی قدرت کہ ان ہی ایام میں بمقام نواں شہر تحصیل جالندھر ایک حنفی المذہب اصحاب کا جلسہ منعقد ہوا۔ از راہ تقدیر خاکسار کو بھی موقعہ شمولیت دستیاب ہوا۔ مولوی صاحبان نے حسب عادت احقر کو بھی مجبور تقریر کیا۔ تقریر میں ناچیز نے حضرت سید المرسلین صلعم کے رنج و محن کے واقعات و قصص جو کہ حضور نے مذہب اسلام کی اشاعت حقہ و اعلائے کلمۃ الحق میں دشمنان توحید و مخالفان دین قیم سے برداشت کئے۔ بیان کئے۔ اور بندہ نے رسومات قبیحہ و بدعات شنیعہ کی تردید کرتے ہوئے علمائے موجودہ میں یہودیت یعنی ان کی نفس پروری و فتاویٰ نویسی و باب تکفیر کی کشادگی اور بجانب ثانیہ ملت بیضا کی شیرازہ بندی کی حالت زار بیان کرتے ہوئے جملہ علماء سے متعدد مطالبات کئے۔ جس پر سید عطاء اللہ بخاری نے بڑے جوش و خروش سے اپنی اندرونی کیفیات کا بایں طریق بخار نکالا کہ یہ شخص سودائی و پاگل و صاحب مراق ہو گیا ہے۔ اس وقت احمدی صاحبان کی کافی تعداد شریک جلسہ تھی۔ انہوں نے میری اس دل شکنی و دل آزاری کو محسوس کیا۔ اور میری خودداری و شخصیت نے بھی تقاضا کیا۔ کہ بخاری صاحب سے باز پرس کروں۔ کہ جناب کیوں بلا وجہ موجب تردید ہوئے۔ مگر مجھے جوش غیرت نے اجازت نہ بخشی۔ بعدہ قادیان دارالامان کی جانب رجوع کیا۔ کیونکہ امراض روحانیہ کا مطب حکیم مطلق نے موجودہ مرضاً کے واسطے اسی جگہ ہی قائم کیا ہے۔ احقر نے قادیان پہنچ کر حضرت مرزا صاحب کی چند عبارات پر جو کہ بوجہ عدم فہم و بباعث فقدان تفکر نہ سمجھ سکا، باقاعدہ بحث کی۔ روز اول مولوی غلام رسول صاحب سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر روز دیگر ختم نبوت و حیات مسیح پر مولانا جلال الدین صاحب شمس سے گفتگو ہوئی۔ میں مولوی صاحبان سے نہایت خوش ہوں۔ کہ انہوں نے نہایت متانت و بردباری و مہذبانہ طریق سے وقت بحث کو اختتام کیا۔ اور بوقت آمد حضور انور سے ملاقات و شرف مصافحہ بھی کیا۔ عند الملاقات درخواست دعا بھی کی تھی۔ جس کی قبولیت کا اثر اتم اب ظہور ایمان پر ہو رہا ہے۔ باقی آپ کی تنظیم و جمعیت منصفانہ و حاکمانہ شان جلالت دیکھ کر میں بے ساختہ کہہ اٹھا۔ کہ تی الواقع عہد فاروقی کی یاد دوبارہ دنیا میں تازہ ہو گئی۔ پھر میں نے بحسن عقیدت قادیان دارالامان سے مراجعت کی۔ اور آتے ہی علاقہ میں دل و جان سے احمدیت کا اعلان کر دیا۔ اعلان کرنا تھا۔ کہ فی الفور تمام دشمن جان و در پے قتل ہو گئے۔ ہر چہار جانب سے صدائے برخلاف بلند ہوئی۔ ہر کس و ناکس نے مجھے مورد لعن بنایا۔ ہر مرد و زن کی زبان سے یہ کلمہ بر آمد ہوا۔ کہ آج مولوی عتیق الرحمٰن کافر و مرتد ہو گیا۔ لیکن میں بلا خوف و خطر بفضلہ تعالیٰ اعلان احمدیت کرتا ہوں۔ اور حضور انور کی بیعت کا جام حقیقی نوش کر کے مخمور ہوں۔ آپ بدرگاہ قاضی الحاجات دعاء استقامت فرمائیں۔

میں اپنے مشائخ و اکابر اساتذہ و احباب کی خدمت میں عرض گذار ہوں۔ کہ واللہ میں نے بلا حرص و طمع محض آثار صداقت و علامات حقانیت دیکھ کر احمدیت کو قبول کیا ہے۔ لہٰذا جملہ علماء خصوصاً حضرات جالندھر کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اب ان کو کوئی حق حاصل نہیں۔ کہ بندہ کی وہ تحریرات و اقوال و تقریرات جو کہ حضرت مرزا صاحب کے برخلاف میرے دہن ناقص و قلم سے بزمانہ جہالت بر آمد ہوئے بطور حجت و سند میدان مناظرہ وغیرہ میں پیش کریں۔ اور التائب من الذنب کمن لا ذنب له کو مدنظر رکھیں۔ وما علینا الا البلاغ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

میں ان احمدی صاحبان کا نہایت ہی ممنون احسان و مرہون منت ہوں۔ جنہوں نے میری راہ نمائی میں از حد کوشش کی خصوصیت سے حاجی غلام احمد صاحب کریام امیر جماعت احمدیہ و برادرم فضل الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ کا جنہوں نے حتی الامکان

عہدہ داران مال توجہ فرمائیں

نظارت بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت ۳۳-۱۹۳۴ء تیار ہونے والی ہے۔ جس کی تیاری کے لئے عہدہ داران جماعت مقامی کی طرف سے سالانہ رپورٹ جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہو ۱۰ جون ۱۹۳۴ء تک آنی چاہیئے۔ تا ان کی رپورٹوں کا خلاصہ یا ضروری امور بیت المال کی سالانہ رپورٹ میں درج کئے جا سکیں

(۱) سال زیر رپورٹ میں سالانہ بجٹ کس قدر تھا۔

(۲) از یکم مئی ۱۹۳۳ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء کس قدر چندہ بھیجا گیا

(۳) از یکم مئی ۱۹۳۴ء تا ۱۵ مئی ۱۹۳۴ء ۱۵ یوم میں ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۴ء کے بجٹ کے بابت یعنی بقایا میں کسقدر رقم بھیجی گئی۔

(۴) کل رقم از یکم مئی ۱۹۳۳ء تا ۱۵ مئی ۱۹۳۴ء بجٹ ۳۳-۱۹۳۴ء کی بابت کسقدر رقم داخل کی گئی

(۵) وجوہات بیشی۔ بقایا کی وصولی کے باعث یا نئے احمدی جماعت میں داخل ہونے کے باعث یا کسی کے خاص طور پر چندہ میں نمایاں حصے لینے کی وجہ سے یا اور کوئی وجہ ہو۔ تو اس کی وضاحت یا تفصیل دی جائے۔

(۶) وجوہات کمی۔ احباب کی طرف بقایا رہنے کی وجہ سے یا اور کوئی وجہ یا باعث ہو۔ تو اس کی وضاحت اور تفصیل۔ بقایا وغیرہ۔ مع اسماء بقایا داران معہ بقایا

(۷) دوران سال میں بقایا کی وصولی کے لئے کوئی خاص انتظام کیا گیا ہو۔ تو اس کا تذکرہ

(۸) چندہ کی وصولی میں کسی نے خاص طور پر نمایاں حصہ لیا ہو۔ ان کا تذکرہ تا حضرت کے حضور دعا کی بھی تحریک کی جائے۔ ناظر بیت المال قادیان

سکریٹریان مال خاص توجہ فرمائیں

عہدہ داران مال کے لئے۔ ماہواری رپورٹ اپنی کارگزاری کی بھجوانے کے واسطے گذشتہ سال فارم چھپوا کر بھجوائے گئے تھے لیکن دیکھا گیا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر عہدہ داران مال باقاعدہ رپورٹیں نہیں بھجوا رہے۔ حالانکہ ہر ماہ رپورٹوں کا آنا نہایت ضروری ہے۔ تا صیغہ ہذا کو ان کی کارگزاری کا علم ہوتا رہے۔ اور حضرت کے حضور بھی رپورٹوں میں ان کی کارگزاری کا ذکر ہوتا رہے۔ لہٰذا بذریعہ اس اعلان کے عہدہ داران مال کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی کارگزاری کی ماہواری رپورٹ باقاعدہ بھجوایا کریں اگر کسی صاحب کے پاس فارم رپورٹ مطبوعہ ختم ہو چکے ہوں تو صیغہ ہذا سے لکھ کر منگوا لیں۔ ناظر بیت المال قادیان

وصیتیں

۳۷۴۹ منکہ صفیہ بیگم احمدی بنت شیخ احمد اللہ صاحب احمدی قوم شیخ قریشی ساکن نوشہرہ چھاؤنی ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۲۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری موجودہ جائداد زیورات مالیتی دو صد روپیہ ہے۔ علاوہ اس جائداد کے جو ورثہ میں مجھے والد صاحب سے بحصہ رسدی ملے

العبد۔ صفیہ بیگم احمدی موصی۔ گواہ شد۔ شیخ احمد اللہ احمدی ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ والد موصیہ نوشہرہ چھاؤنی گواہ شد۔ مرزا غلام حیدر احمدی وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

۳۷۵۰ منکہ حاجی خانم احمدی زوجہ شیخ احمد اللہ احمدی قوم افغان یوسف زئی صدر بازار فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۲۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد زیورات مالیتی چار صد روپیہ ہے۔ علاوہ اس جائداد کے جو ورثہ میں مجھے خاوند سے بحصہ رسدی ملے

العبد۔ حاجی خانم احمدی موصیہ۔ گواہ شد۔ شیخ احمد اللہ احمدی ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ مرزا غلام حیدر وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

۳۸۶۸ منکہ چراغ الدین مولوی فاضل ولد مولوی سیلین الدین صاحب قوم افغان عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن مردان ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۲۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ چراغ الدین مولوی فاضل مہتمم تبلیغ سرحد حال وارد قادیان ۱/۲۲ ۱۔ گواہ شد ابراہیم سیکھوال بقلم خود ۱/۲۲ ۱۔ گواہ شد عبدالرحمن مولوی فاضل ۱/۲۲ ۱

۳۸۷۱ منکہ بشریٰ بیگم زوجہ چراغ الدین مہتمم تبلیغ سرحد قوم کشمیری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۲۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا طلائی زیور قیمتی چار سو روپیہ اس وقت موجود ہے۔ مبلغ پانسو روپیہ مہر کا میرا میرے شوہر کے ذمہ ہے۔

العبد۔ بشریٰ بیگم بقلم خود گواہ شد احمد نور سیکھوانی مولوی فاضل ۱/۲۲ ۱۔ گواہ شد کاتب الحروف چراغ الدین مہتمم تبلیغ سرحد شوہر موصیہ ۱/۲۲ ۱

نمبر ۳۹۸۷ منکہ زینت النساء بیگم زوجہ سید منظور احمد صاحب قوم شیخ عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۲۶ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ ساکن حیدرآباد دکن سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۲۲ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے :-

زیورات نقرئی ۱۰۰ تولہ قیمتی ۵۰ و زیورات طلائی ۲ تولہ قیمتی ۵۰ روپیہ ظروف مسی استعمال و مٹی کی قیمتی ۵۰ جس کی کل قیمت ماصی سکہ عثمانیہ ہے۔ نیز میرا حق مہر ۶۲۵ سکہ عثمانیہ ہے جس میں میرے خاوند نے ایک مالیتی ۳۱ روپے میرے نام منتقل کردی ہے اس وقت میری آمد ماہوار ۲ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط۔ العبد۔ زینت النساء بیگم موصیہ۔ گواہ شد منظور احمد خاوند موصیہ صیغہ دار دفتر نظامت علاج حیوانات۔ گواہ شد سید بشارت احمد جنرل سکرٹری ۲۳ جون۔

نمبر ۳۹۸۸۔ منکہ سید منظور احمد ولد سید احمد صاحب قوم سید پیشہ صیغہ دار دفتر نظامت علاج حیوانات حیدرآباد دکن پیدائشی احمدی عمر ۲۸ سال حیدرآباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۲۲ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے

ایک گھڑی نقرئی قیمتی ۱۲ اور کتب سلسلہ و دیگر کتب قیمتی ۱۰۰ جس کی کل قیمت ۱۱۲ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۳۵ روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا گواہ شد۔ خسر موصی صدر مدرس مدرسہ عثمانیہ کندرگ۔ العبد منظور احمد موصی۔ گواہ شد:۔ نائب منتظم دفتر نظامت علاج حیوانات۔ گواہ شد سید بشارت احمد جنرل سکرٹری ۲۳ جون ۱۹۳۴ء

مسلمان معلمات کی ضرورت

کانپور میونسپل بورڈ میں ۷ مسلم ٹرینڈ معلمات (لوئر مڈل ٹرینڈ اور اپر مڈل ٹرینڈ) اور ایک مسلم گریجوایٹ معلمہ کی جو اردو اور ریاضی میں خاص قابلیت رکھتی ہو۔ ضرورت ہے۔ تنخواہ لوئر مڈل ٹرینڈ معلمہ کی ۳۵ سے اور اپر مڈل ٹرینڈ کی ۵۰ سے شروع ہوگی۔ اور گریجوایٹ معلمہ کی ۱۰۰ ہوگی۔ تجربہ کاروں کو ترجیح ہوگی۔

درخواستیں بنام پنڈت سری رتن شکلا صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی۔ میونسپل بورڈ کانپور بھیجنی چاہئیں:۔

ضرورت

۱۔ دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کو جرابوں کے فروخت کرنے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے خواہشمند دوست اپنی اپنی شرائط تحریر کر کے کمپنی کو ارسال کریں۔ تمام ایسی درخواستوں پر غور کرنے کے بعد مناسب اشخاص کو ایجنٹ مقرر کیا جائیگا

۲۔ کمپنی کو کارخانہ کی مشینوں پر کام کرنے کے لئے کاریگر درکار ہیں۔ جن دوستوں نے ہوزری کا کام سیکھا ہوا ہو۔ اور تجربہ کار ہوں وہ اپنی درخواستیں بھجوادیں۔ تاکہ انتخاب عمل میں لایا جاسکے :۔

مندرجہ بالا دونوں قسم کی اسامیوں کے لئے مقامی امیر کی تصدیق ضروری ہے (جنرل منیجر)

انڈھیرے گھر کا چراغ حب اطھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں طبیب لوگ استقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ تو نہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۱ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اطھرا مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اطھرا کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور تندرست اطھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

نوٹ۔ ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کی مجرب ادویہ برائے امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تیسرے درجے کے کرایوں کی حسب ذیل شرح جو یکم دسمبر ۳۳ء سے بطور تجربہ شروع کی گئی تھی۔ ۳۰ نومبر ۳۴ء تک بدستور قائم رہے گی

ایک میل سے ۵۰ میل تک ۳ پائی فی میل

۵۰ میل سے ۳۰۰ میل تک ۲ ۳/۴ پائی فی میل

۳۰۱ میل اور اس سے زیادہ ۲ ۱/۴ پائی فی میل

"چیف کمرشل منیجر"

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی۔ یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے۔ ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

ضرورت ملازمہ

مجھے ایک ایسی عورت کی ضرورت ہے۔ جو گھر میں کھانے پکانے وغیرہ کا کام کر سکے مخلص احمدی ہو۔ کچھ لکھی پڑھی بھی ہو۔ جو بچوں کو تعلیم عربی۔ قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے۔ جوان نہ ہو۔ معمر ہو (بعمر ۵۰ سال کے درمیان) تنخواہ وغیرہ حسب لیاقت معہ خوراک دی جائے گی۔ خواہشمند مجھ سے براہ راست یا معرفت منیجر صاحب الفضل خط و کتابت کریں۔

(چوہدری فیروزالدین۔ ضلعدار نہر۔ مقام جگووالی ڈاکخانہ خاص۔ براستہ گیلاوالہ ریلوے سٹیشن ضلع ملتان)

قابل فروخت مکان

دارالامان کے مشرقی سمت ایک مکان ۴۸ فٹ × ۶۸ ۱/۲ فٹ برلب ڈھاب مشتمل بر دو کوٹھڑی اور فراخ صحن قابل فروخت ہے۔ نصف رہائشی جگہ اور نصف صحن ہے۔ شرقی اور پچھلی دیوار غلافی ہے۔ باقی عمارت سب خام ہے۔ مکان کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ شمال میں مکان مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال جنوب زرعی زمین۔ شرقاً شارع عام ہے۔ غرباً ڈھاب۔ ضرورتمند احباب نظارت امور عامہ کے ذریعہ قیمت کا فیصلہ کریں۔

ضرورت رشتہ

میرے ایک نوجوان دوست زمیندار ستر اسی روپیہ آمدنی والی جائداد کے مالک تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ اور نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے مالک اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کے لئے ایک تعلیم یافتہ کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام چوہدری غلام نبی کلرک لوکل منیجر ترن تارن ضلع امرتسر ہو

اساتیوں کی ضرورت ہے

(۱) بھوپال پرائمری گرلز سکول کے لئے ۵ میٹرک پاس استانیوں کی جن کی تنخواہ قابلیت اور تجربے کے مطابق ۴۰ روپے ماہانہ تک ہو گی (۲) سلطانیہ گرلز ہائی سکول بھوپال کے لئے ۵ گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ معلمات کی جو ہائی کے درجوں میں فارسی اردو اور تاریخ اور جغرافیہ پڑھا سکیں۔ تنخواہ ابتداءً ۷۰ روپیہ ماہانہ دی جائے گی۔ ان اسامیوں پر مقرر ہونیوالی استانیوں کو پنشن بھی مل سکتی ہے۔ کام تسلی بخش ثابت ہوا۔ تو سال بھر کے بعد مستقل کر دیا جائے گا۔ جو خواتین متذکرہ بالا تنخواہیں منظور نہ کر سکیں۔ درخواست نہ دیں۔ ان اسامیوں کے لئے ڈائرکٹر و سکرٹری محکمہ تعلیم بھوپال کے پاس ۱۰ جون ۳۴ء تک درخواستیں پہنچ جائیں جن امیدواروں کی درخواستیں منظور کی جائیں گی۔ انہیں یکم جولائی ۳۴ء کو حاضر ہو جانا پڑے گا۔ وزیر احمد بی۔ اے۔ ناظم الانشاء ڈائرکٹر و سکرٹری محکمہ تعلیم بھوپال

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے

جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے

قیمت معہ محصول عہ صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی کارپوریشن کی ایک میٹنگ میں ۲۳ مئی کو مسٹر جمشید مہتہ میئر نے بتایا۔ کہ کراچی شہر میں تپ دق کا اس قدر زور ہے۔ کہ صرف شہر میں دس ہزار مریض اس موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپیل کی۔ کہ ممبران کو معمولی باتوں پر جھگڑنے کی بجائے اس مرض کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے:

پانڈیچری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فرانسیسی ری پبلک کے پریذیڈنٹ نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس کے ذریعہ اخراجات میں تخفیف کرنے کے لئے فرانسیسی نو آبادیات میں بہت سے گورنر جنرلوں اور گورنروں کے عہدے اڑا دیئے گئے ہیں۔

شملہ سے ۲۴ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ہندوستان اور آئرلینڈ کے درمیان تجارتی معاہدہ کے لئے دونوں حکومتوں کے نمائندگان میں جو سلسلۂ گفت و شنید شروع ہے۔ وہ کافی ترقی کر گیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہر دو حکومتوں کے پاس مزید ہدایات کے لئے بھیج دیا گیا ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند عنقریب اپنے فیصلے سے ہائی کمشنر برائے ہند کو مطلع کر دے گی:

حکومت سرحد کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اکثر یہ شکایت کی جاتی ہے۔ کہ موجودہ تعلیم کا نصاب بہتر نہیں۔ اور اس میں تبدیلی کی بہت ضرورت ہے۔ لیکن اس تمام نکتہ چینی کے باوجود آج تک کوئی نیا نصاب تجویز نہیں کیا گیا۔ اب ڈپٹی کمشنر پشاور نے ۵۰ روپیہ کا ایک انعام دیئے جانے کا اعلان کیا ہے۔ جو اس شخص کو دیا جائے گا۔ جو موجودہ میٹرکولیشن کے تمام نصاب کو تبدیل کرنے کے لئے ایسی تجاویز بتائے گا۔ جن سے نصاب زراعت پیشہ لوگوں کے لئے زیادہ کارآمد ہو سکے۔ یہ تجاویز پبلسٹی آفیسر صوبہ سرحد کے پاس ۱۵ اگست تک پہنچ جانی ضروری ہیں

حادثہ سلطان پور کی تحقیقاتی کمیٹی کی کارروائی ۲۵ مئی کو ختم ہوگئی۔ مسٹر کے ایل گابا بیرسٹر ایٹ لاء لاہور نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی تحقیقاتی کمیٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ بعض معاملات میں کمیٹی کی تحقیقات خواہ کچھ بھی ہو۔ یہ بات کو مجروحین و مقتولین کے ورثاء کو خون بہا ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کمیٹی کی رپورٹ ۷ جون تک شائع ہو جائے گی

پنجاب یونیورسٹی کے ناظم امتحانات کی طرف سے مختلف امتحانات کے نتائج کے لئے مندرجہ ذیل تاریخوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ان تاریخوں پر عمل کی گنجائش نظر نہ آئی تو تبدیلی کے متعلق ایک ہفتہ قبل اعلان کر دیا جائے گا۔

سپیشل ٹسٹ ان لاء یکم جون ۳۴ء۔ انٹرمیڈیٹ ۸ جون بی۔ اے۔ بی۔ او۔ ایل۔ اور بی۔ ایس سی۔ ۱۵ جون۔ بی کوم ۲۰ جون ایل۔ ایل۔ بی۔ ۲۱ جون۔ بی۔ ٹی ۲۱ جون۔ ایف۔ اے۔ ایل۔ ۲۲ جون بی۔ اے (اولڈ آنرز) ۲۳ جون۔ مولوی عالم ۲۷ جون۔ منشی عالم ۲۷ جون مولوی ۲۸ جون منشی ۲۸ جون ایگریکلچر میں پہلا امتحان ۳ جولائی۔ بی۔ ایس سی (فائینل پارٹ اول) ۳ جولائی۔ بی ایس سی (فائینل پارٹ سیکنڈ) ۳ جولائی بی۔ ایس سی اولڈ گروپ ۳ جولائی۔ مولوی فاضل ۵ جولائی گیانی ۵ جولائی۔ پروفیشنسی ان اردو ۶ جولائی۔ ہائی پروفیشنسی ان اردو ۹ جولائی۔ آنرز ان اردو ۹ جولائی۔ منشی فاضل ۱۴ جولائی۔ انجینئرنگ کا پہلا امتحان ۱۴ جولائی انجینئرنگ کا دوسرا امتحان ۱۴ جولائی۔ انجینئرنگ کا پہلا امتحان (میکینیکل) ۱۴ جولائی۔ انجینئرنگ (الیکٹریکل) ۱۴ جولائی۔ رتن ۱۴ جولائی جن نتائج کی تاریخیں درج نہیں کی گئیں۔ ان کے متعلق یونیورسٹی کی طرف سے بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

افغانستان کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دریائے کنار کے ذریعہ چیغا سرائے اور اسمار کے باشندے شہتیروں کی پرائیویٹ طور پر جو تجارت کرتے ہیں۔ وہ بند کر دی جائے۔ اور مقامی تاجروں سے حکومت شہتیر خرید کر اس تجارت کو خود سر انجام دے۔ اس تجارتی رد و بدل کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ شہتیروں کی قیمت ایک ضبط و نظام میں آجائے گی۔ جو اس سے پہلے بہت غیر یقینی اور چڑھتی اترتی رہتی ہے

ہانگ کانگ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ صوبہ کوئنگ میں ٹوک چانگ کے مقام پر پہاڑ کا ایک حصہ گر گیا۔ جس سے کم از کم ۲۵۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کوہ کامین کا بھی ایک حصہ نیچے گر پڑا جس سے ۱۲ اشخاص دب کر مر گئے۔ پہاڑ کے ان ٹکڑوں کے گرنے سے دریا کا بہاؤ رک گیا۔ اور پانی پیچھے کی طرف پلٹا جس سے کئی سو کشتیاں ڈوب گئیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پٹنہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کی روشنی میں گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کی رائے طلب کی ہے۔ جواب موصول ہونے پر گورنمنٹ ہند اپنی پالیسی مرتب کر کے وزیر ہند کو منظوری کے لئے لکھے گی۔

ڈاکٹر ستیہ پال کے متعلق لاہور سے ۲۴ مئی کی اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے مقرر کردہ انتخابی بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا ہے

گورنر بنگال پر حال ہی جو حملہ ہوا۔ اس کے سلسلہ میں لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس کا اثر انگلستان کے رجعت پسندوں پر بہت برا پڑا ہے۔ اور چرچل اور اس کی پارٹی اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس امر کا پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ کہ ہندوستان کو اصلاحات کی مزید قسط نہ دی جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس حملہ سے پہلے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ بنگال کے سیاسی نظر بندوں کو آہستہ آہستہ رہا کر دیا جائے۔ لیکن اس حملہ سے ان کی رہائی کا کوئی امکان نہیں رہا۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اب زیادہ سختی سے کام لے گی۔ اور ایسے ذرائع عمل میں لائے جائیں گے کہ جن کی مدد سے دہشت انگیزی کا کلی خاتمہ کیا جا سکے

پشاور سے ۲۴ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ افغانستان کے صوبہ کوشانگ میں حکومت کی طرف سے ایک سو چالیس پرائیویٹ سکول کھولے گئے ہیں۔ جن میں ۴۰۰ لڑکے پڑھتے۔ اور ۶۰ مدرس کام کر رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر ٹیلیفون لگائے گئے ہیں۔ اور تعلیمی عمارتوں کی تعمیر کا کام بھی شروع ہے۔

کابل کی ایک اطلاع کے مطابق افغانستان کی تجارتی ترقی سے متاثر ہو کر حکومت نے ایک تجارتی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ جو ماہ اگست میں منعقد کی جائے گی۔ افغانستان کی اس اولین نمائش کا انتظام افغان نیشنل بنک کے سپرد کیا گیا ہے۔

موگہ اور فیروزپور کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فریدکوٹ جیل سے جو تین قیدی فرار ہوئے تھے۔ ان میں سے ۵ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق چونکہ بلوچستان کے راستہ ایران سے ہندوستان میں چاندی کی درآمد کی ممانعت کر دی ہے۔ اس لئے اب یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ افغانستان کے راستہ ایران سے ہندوستان میں جو چاندی آتی ہے۔ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جائے۔ یہ مسئلہ گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔

دہلی میں ۲۵ مئی کو درجۂ حرارت ۱۱۰ تک پہنچ گیا۔ بہت سے ٹریفک کے سپاہی شدید گرمی کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ اور ایک شخص سن سٹروک سے ہلاک ہو گیا۔

لاہور سے ۲۵ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ تمباکو پر ٹیکس لگائے جانے کے متعلق جو ایکٹ پنجاب کونسل کے ایک اجلاس میں پاس کیا گیا تھا۔ اسکی منظوری گورنر پنجاب اور گورنر جنرل نے دیدی ہے۔ اور اس بل کو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق تیار شدہ تمباکو کو برائے فروخت اپنے پاس بغیر لائسنس رکھنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی فروخت بھی لائسنس کی خاص شرائط کے ماتحت کی جائے گی۔

جموں کے قریب دریائے چناب پر پل تعمیر کرتے وقت ۲۵ مئی کو گارڈر چڑھاتے وقت ۵۰ آدمی زخمی اور ایک ہلاک ہو گیا۔ ۱۲ اشخاص لاپتہ ہیں:

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی